رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

فیضانِ خواجہ غریب نواز

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرشادِ نُور بار ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، یعنی تُم اپنی مَجلسوں کو مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تُمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تُمہارے لئے نُور ہو گا۔

(جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مَحفلِ ذِکْر میں شِرکت کی سَعادَت نَصِیب ہو اور حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِسْمِ گرامی لیا جائے، تو حُصُولِ بَرَکت کے لئے دُرُودِ پاک پڑھ لینا چاہیے، تاکہ ہمارا پڑھا ہوا دُرُودِ پاک روزِ قِیامَت ہمارے لئے نُور ہو اور ہماری بَخْشِش و مَغْفِرت کا ذَرِیعہ بھی بن جائے۔

کوئی حُسْنِ عَمَل پاس میرے نہیں پھنس نہ جاؤں قِیامَت میں مَولا کہیں
اے شَفِیعِ اُمَم لاج رکھنا تُمہیں تم پہ ہر دَم کروڑوں دُرُود و سَلام

(وسائلِ بخشش، ص ۶۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''بَلِّغُوۡا عَنِّیۡ وَ لَوۡ اٰیَةً''[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاکِم سبز وار کی توبہ

ایران کے شہر ''سَبْزوار'' میں ایک نہایت ہی سرسبز و شاداب باغ تھا، جس کے بیچوں بیچ شفاف پانی کی ایک نہر جاری تھی اور وَسْط میں ایک خوش نُما حوض تھا۔ یہ باغ حاکِمِ سبز وار کا تھا، جو بہت ہی جابِر اور بد اَطْوار شخص تھا، اُس کا مَعمول تھا کہ جب بھی باغ میں آتا تو شراب پیتا اور نشے میں خُوب شور وغُل مچاتا۔ ایک روز حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعینُ الدّین حَسَن سَنْجَری چِشْتی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا گُزر وہاں سے ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نَہر سے غُسل کیا اور حَوض کے کَنارے نوافِل ادا کرنے لگے۔ مُحافظوں نے اپنے حاکم کی سخت گیری کا حال عرض کیا اور درخواست کی کہ یہاں سے تشریف لے جائیں، کہیں حاکم آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچادے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا حافظ وناصِر (نگہبان ومددگار) ہے۔ اسی دوران حاکِمِ سبز وار باغ میں داخل ہوا اور سیدھا حَوض کی طرف آیا۔ اپنی عیش وعِشْرَت کی جگہ پر ایک اجنبی دَرْوِیش کو دیکھا تو آگ بگولا ہوگیا، مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، آپ

---

1 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نظر ڈالی اور اس کی کایاپلٹ دی۔ حاکم، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظرِ جلالت کی تاب نہ لا سکا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حوض سے چُلّو میں پانی لے کر اس کے منہ پر چھینٹے مارے۔ جُونہی ہوش آیا، فوراً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گر پڑا اور رو رو کر اپنے گناہوں سے تَوبہ کی، پھر آپ ہی کے دَستِ مُبارک پر بَیعت ہو گیا۔

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکم پر اس نے ظُلم وجَور سے جمع کی ہوئی ساری دولت اصل مالکوں کو لوٹادی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رہنے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ ہی عرصے میں اسے فُیُوضِ باطِنی سے مالامال کر کے خِلافت عطا فرمائی اور وہاں سے رُخصت ہو گئے۔ [1]

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتنی بڑی شان ہے کہ ایک نگاہ میں حاکمِ سبزوار کے دل کی دُنیا بدل کر رکھ دی، واقعی اللہ والوں کی نِگاہ میں بڑی تاثیر ہوتی ہے، ان کی نگاہِ وِلایت نے لاکھوں لوگوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر کے انہیں راہِ ہدایت پر گامزَن کر دیا، صرف یہی نہیں بلکہ ان بُزرگانِ دِین نے اپنے کردار و عمل سے کُفْر و شِرْک کی تاریکیوں میں بھٹکنے والے اَن گِنت (بے شمار) غیر مُسلموں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وَحدانیت اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت سے آگاہ کر کے دائرۂ اِسلام میں داخل بھی فرمایا۔ تاجُ الاولیاء، سَیِّدُ الاَصْفِیاء، وَارِثُ النَّبِی، عطائے رسول، سُلطانُ الْہِند، حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعینُ الدِّین حَسَن سَنْجَری چِشْتِی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا شُمار بھی انہی بُزرگوں میں ہوتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چھٹی (6) صدی ہجری میں ہِند تشریف لائے اور ایک عَظِیْمُ الشّان رُوحانی و سَماجی اِنقلاب کا باعث

---

1 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۱ ملخصاً

بنے، حتّٰی کہ ہند کا ظالم و جابِر حکمران بھی آپ کی شخصیّت سے مرعُوب ہو کر تائِب ہوا اور عقیدت مندوں میں شامل ہو گیا۔ آیئے! خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کے حسین پہلوؤں کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں۔

وِلادتِ باسعادت

حضرتِ سیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعِیْنُ الدِّین حَسَن سَنْجَری چِشْتِی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ۵۳۷ھ بمطابق 1142ء میں سِجِسْتان یا سیستان (موجودہ ایران) کے علاقہ "سَنْجَر" میں پیدا ہوئے۔[1]

نام و سِلسِلۂ نسب

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِسمِ گرامی حَسَن ہے اور آپ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن حَسَنی و حُسینی سَیِّد ہیں۔ آپ کے مشہور و معروف اَلقاب مُعِیْنُ الدِّین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الْہِند، وَارِثُ النَّبِی اور عطائے رسول وغیرہ ہیں، آپ کا سِلسِلۂ نَسَب سَیِّد مُعِینُ الدِّین حَسَن بن سَیِّد غِیَاثُ الدِّین حَسَن بن سَیِّد نجمُ الدِّین طاہر بن سَیِّد عَبْدُ الْعَزِیز ہے۔[2]

والدین کریمین

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد سَیِّد غِیَاثُ الدِّین حَسَن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن کا شمار "سَنْجَر" کے اُمَرا و رُؤَسا میں ہوتا تھا، اِنْتِہائی مُتَّقِی و پرہیز گار اور صاحِبِ کَرامت بُزُرگ تھے۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والِدَہ ماجِدہ بھی اکثر اوقات عِبادت و رِیاضت میں مشغول رہنے والی نیک سیرت خاتُون تھیں۔[3] جب حضرت سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پندرہ (15) سال کی عُمر کو پہنچے تو والدِ محترم کا وِصالِ پُرمَلال

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۴۵

2 . . . معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص ۱۸ ملخصًا وغیرہ

3 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۶ ،بتغیر

ہو گیا۔ وِراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکّی (یعنی پانی سے چلنے والی چکّی) ملی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسی کو ذَرِیعۂ مَعَاش بنالیا اور خود ہی باغ کی نِگہبانی کرتے اور درختوں کی آبیاری فرماتے۔[1]

وَلِیُّ اللہ کے جُوٹھے کی برکت

ایک روز حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ مُعِیْنُ الدِّین چِشْتِی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ ایک مَجذُوب بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم قندوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باغ میں تشریف لائے۔ جُونہی حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعِیْنُ الدِّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین کی نظر، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِس مقبول بندے پر پڑی، فوراً دوڑے، سلام کرکے دَسْت بوسی کی اور نہایت اَدَب واِحترام کے ساتھ درخت کے سائے میں بٹھایا۔ پھر ان کی خدمت میں اِنتہائی عاجِزی کے ساتھ تازہ انگوروں کا ایک خَوشہ پیش کیا اور دوزانو بیٹھ گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کو اس نوجوان باغبان کا انداز بھا گیا، خوش ہو کر کھلی (تل یا سرسوں کا پھوک) کا ایک ٹکڑا چَبا کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ کھلی کا ٹکڑا جُونہی حَلْق سے نیچے اُترا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور دل دنیا کی مَحبَّت سے اُچاٹ ہو گیا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باغ، پَن چکّی اور سارا سازو سامان بیچ کر اس کی قیمت فُقَرا و مساکین میں تقسیم فرمادی اور حُصولِ علمِ دِین کی خاطِر راہِ خدا کے مُسافِر بن گئے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ جب ہم کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور ہمارے بُزرگ، اساتذہ، ماں باپ، کوئی عالِمِ دین یا پیرو مُرشِد آجائیں تو ہمیں ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیے، انہیں عزّت واِحترام کے ساتھ بٹھانا چاہیے۔ یاد رکھئے! اَدَب ایسی شے ہے کہ

---

1 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳، بتغیر
2 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳ ملخصًا

جس کے ذریعے انسان دُنیَوی واُخْرَوی نعمتیں حاصل کرلیتا ہے اور جو اس صِفَت سے محروم ہوتا ہے ، بسااوقات وہ ان نعمتوں کا بھی حقدار نہیں ہوتا۔شاید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ” با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب “یقیناً ادب ہی انسان کو مُمتاز بناتا ہے، جس طرح ریت کے ذَرّوں میں موتی اپنی چمک اور اَہَمِیَّت نہیں کھوتا،اسی طرح باادب شخص بھی لوگوں میں اپنی شناخت کو قائم و دائِم رکھتا ہے۔لہٰذا ہمیں بھی اپنے بڑوں کا اَدَب واحترام کرنے اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت و مَحبَّت سے پیش آنا چاہیے آیئے !اس ضمن میں 3 احادیثِ مُبارکہ سنئے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔

1. دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّمَ نے فرمایا: اے اَنَس ! بڑوں کا اَدَب واِحترام اور تَعظِیم و تَوقِیْر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنَّت میں میری رَفاقَت پالوگے۔ (1)
2. نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے : جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کی تَعظِیم نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔ (2)
3. سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو، جوان کسی بُوڑھے کا اُس کی عُمر کی وجہ سے اِکرام کرے،اس کے بدلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ذریعے اس کی عزّت افزائی کرواتا ہے۔ (3)

بڑے جتنے بھی ہیں گھر میں اَدَب کرتا رہوں سب کا
کروں چھوٹے بہن بھائی پہ شَفْقَت یارسولَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حصولِ علمِ دین کے لیے سفر

1 . . . شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر، ۷/۴۵۸، حدیث: ۱۰۹۸۱

2 . . .ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۳/۳۶۹، حدیث: ۱۹۲۶

3 . . .ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی اجلال الکبیر، ۳/۴۱۱، حدیث: ۲۰۲۹

حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعِیْنُ الدّین چِشْتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 15 برس کی عمر میں حُصُولِ علم کے لیے سفر اختیار کیا اور سمرقند میں حضرت سَیِّدُنا مولانا شرفُ الدّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی بارگاہ میں حاضر ہو کر باقاعدہ تَحْصِیْلِ علمِ دِین کا آغاز کیا۔ پہلے پہل قرآنِ پاک حفظ کیا اور بعد ازاں انہی سے دیگر عُلُوم حاصل کئے۔[1] مگر جیسے جیسے علمِ دِین سیکھتے گئے ذوقِ علم بڑھتا گیا، چنانچہ علم کی پیاس بجھانے کے لئے بُخارا کا رُخ کیا اور شُہرۂ آفاق عالمِ دِین مولانا حُسامُ الدّین بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کے سامنے زانوئے تلمُّذ تہ کیا (یعنی شاگردی اختیار کی) اور پھر انہی کی شَفْقتوں کے سائے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تھوڑے ہی عرصے میں تمام دینی عُلُوم کی تکمیل کرلی۔ اس طرح آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجموعی طور پر تقریباً پانچ سال سمرقند اور بُخارا میں حُصُولِ علم کے لئے قیام فرمایا۔[2]

طالب مطلوب کے در پر

اس عرصے میں عُلومِ ظاہری کی تکمیل تو ہو چکی تھی مگر جس تڑپ کی وجہ سے گھر بار کو خیر باد کہا تھا اس کی تسکین ابھی باقی تھی۔ چنانچہ کسی ایسے حاذِق (ماہر) طبیب کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے جو دردِ دل کی دَوا کر سکے۔ اب آپ نے مُرشِدِ کامل کی جُسْتُجُو میں بُخارا سے حجاز کا رَخْتِ سفر باندھا۔ راستے میں جب نیشاپور (صوبہ خُراسان رضوی ایران) کے نَواحی علاقے "ہارَوَن" سے گزر ہوا اور مردِ قلندر قُطبِ وقت حضرت سَیِّدُنا عُثمان ہارَوَنی چِشتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا شُہرہ سنا تو فوراً حاضِرِ خدمت ہوئے اور ان کے دَسْتِ حق پَرَسْت پر بیعت کر کے سِلسِلۂ چشتیہ میں داخل ہو گئے۔[3]

یک دَر گیر مُحکم گیر

---

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۸ ملخصًا

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۸ ملخصًا

3 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۴ ملخصًا

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کئی سال تک مُرشدِ کامل کی خِدمت میں حاضر رہے اور مَعْرِفَت کی مَنازِل طے کرتے ہوئے باطِنی عُلوم سے فیض یاب ہوتے رہے۔ حضرت سَیِّدُنا خواجہ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی جہاں بھی تشریف لے جاتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن کا سامان اپنے کندھوں پر اُٹھائے ساتھ جاتے نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کئی مرتبہ مُرشِد کے ساتھ حج کی سَعَادَت بھی حاصل ہوئی۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میرے پیر و مُرشد خواجہ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے میری خدمت اور عقیدت دیکھی تو ایسی کمال نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی انتہا نہیں۔

مُرید ہو تو ایسا

عُموماً جس طرح ہر شاگرد کی آرزو ہوتی ہے کہ اُستاد کی آنکھوں کا تارا بن جاؤں، اسی طرح ایک مُرید کی خواہش ہوتی ہے کہ میں اپنے پیر و مُرشد کا مَنظورِ نظر بن جاؤں، مگر ایسے قسمت کے دَھنی بہت کم ہوتے ہیں، جن کی یہ تمنّا پوری ہوتی ہے۔ حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدّین حَسَن سنجری چِشْتی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بارگاہِ مُرشِد میں اس قدر مقبول تھے کہ ایک موقع پر خود مُرشِدِ کریم خواجہ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: ہمارا مُعِیْنُ الدّین، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا محبوب ہے ہمیں اپنے مُرید پر فخر ہے۔[2]

غوثِ اعظم سے عقیدت

جس وقت حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بغدادِ مُقدّس میں ارشاد فرمایا: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ یعنی میرا یہ قدم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو اس وقت خواجہ غریب نواز سَیِّدُنا مُعِیْنُ الدّین چِشْتی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنی جوانی کے دنوں میں ملکِ خُراسان میں واقع ایک

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۹ ملخصًا

2 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵

پہاڑی کے دامن میں عبادت کیا کرتے تھے، جب آپ نے یہ فرمانِ عالی سُنا تو اپنا سر جھکا لیا اور فرمایا: "بَلْ قَدَمَاکَ عَلٰی رَأْسِیْ وَعَیْنِیْ" بلکہ آپ کے قدم میرے سر اور آنکھوں پر ہیں۔[1]

بارگاہِ رِسالت سے ہند کی سُلطانی مل گئی

بارگاہِ رسالت میں خواجہ مُعِیْنُ الدّین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے مرتبے کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مدینے شریف کی حاضری کا شَرَف ملا تو نہایت اَدب واِحترام کے ساتھ یوں سلام عرض کیا: "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْن" اس پر روضَۂ اَقْدَس سے آواز آئی: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا قُطْبَ الْمَشَائِخ[2] نیز حضرت سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہِند کی سُلطانی بھی بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی سے عطا ہوئی۔ چنانچہ

شَیخ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "خوفناک جادوگر" کے صفحہ 2 پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

سِلْسِلَۂ عالیہ چِشْتِیَہ کے عظیم پیشوا خَواجَۂ خواجگان، سُلطانُ الْہِند حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز حَسَن سَنْجَری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو مدینۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی حاضری کے موقع پر سیِّدُ الْمُرسَلِین، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے یہ بِشَارت ملی: "اے مُعِیْنُ الدِّین! تُو ہمارے دِین کا مُعین (یعنی دِین کا مددگار) ہے، تجھے ہندوستان کی وِلایت عطا کی، اَجمیر جا، تیرے وُجُود سے بے دِینی دُور ہوگی اور اسلام رونق پذِیر ہوگا۔"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُلطانُ الہند کا سفرِ ہند

1 ... غوث پاک کے حالات، ص ۶۷

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۰، بتغیر

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بِشَارت کے بعد ہند روانہ ہوئے اور سَمَرقَند، بُخارا، عُرُوسُ البِلاد بغداد شریف، نیشاپور، تَبْرِیز، اوش، اَصْفَہان، سَبْزوار، خُراسان، خِرقان، اِسْتَر آباد، بَلْخ اور غزنی وغیرہ سے ہوتے ہوئے ہند کے شہر اَجمیر شریف (صُوبہ راجستھان) پہنچے۔ اس پُورے سفر میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سینکڑوں اَوْلیاءُ اللّٰہ اور اَکابِرِینِ اُمَّت سے ملاقات کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بغدادِ مُعلّٰی میں حضرت سَیِّدُنا غوثِ اَعْظَم مُحیِ الدِّین سَیِّد عَبْدُالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضر ہوئے اور پانچ (5) ماہ تک بارگاہِ غَوثیہ سے بھی اِکْتِسابِ فیض کیا۔ تَبْرِیز میں شیخ بدرُالدِّین ابُو سَعِید تَبْرِیزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کی بارگاہ سے عِلْم کی مِیراث حاصِل کی۔ اَصْفَہان میں شیخ محمود اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوئے اور خِرقان میں شیخ ابُو سَعِید ابُوالْخَیر اور خواجہ ابُوالْحَسَن خِرقانی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی کے مزارات پر حاضری دی۔ اِسْتَر آباد میں حضرت علّامہ شیخ ناصِرُ الدِّین اِسْتَر آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی سے کسبِ فیض کیا۔ ہرات میں شیخُ الاسلام امام عبدُ اللّٰہ اَنْصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کے مَزار کی زیارت کی اور بَلْخ میں شیخ احمد خِضْرَوَیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ میں قِیام فرمایا۔[1]

داتا کے مزار پر خواجہ کی حاضری

اسی سفر میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ داتا گنج بخش سَیِّد علی ہَجْوِیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کے مزارِ اَقدس پر نہ صرف حاضری دی بلکہ 40 دن مُراقَبَہ بھی کیا اور حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خُصُوصی فیض حاصل کیا۔[2] مزارِ پُراَنْوار سے رُخْصت ہوتے وقت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظمت و فیضان کا بیان اس شعر کے ذریعے کیا۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نُورِ خُدَا ناقِصاں را پیرِ کامِل کامِلاں را رَہْنُما

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۰، ۵۱۱ ملخصًا

2 ... مرآۃ الاسرار ص ۵۹۸، ملخصًا

یعنی گنج بخش داتا علی ہَجْوِیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کا فیض سارے عالَم پر جاری ہے اور آپ نُورِ خُدا کے مظہر ہیں، آپ کا مقام یہ ہے کہ راہِ طریقت میں جو ناقص ہیں ان کے لیے پیرِ کامل اور جو خود پیرِ کامل ہیں، ان کے لیے بھی راہنُما ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اللہ والوں کے حالاتِ زندگی کا مُشاہَدَہ کیا جائے تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ ان کی زندگی کے معمولات اور روز مَرّہ کی عادات، احکاماتِ رَبِّ ذُوالْجَلال اور سنّتِ رسولِ بے مثال کے عَین مُطابِق ہوتی ہیں۔ خواجہ غریب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ساری زندگی اِسی کا مظہر ہے۔ آیئے آپ کی چند عاداتِ مبارکہ کے بارے میں سنتے ہیں:

تلاوتِ قرآن اور شب بیداری

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَعْمُول تھا کہ ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے، حتّٰی کہ عشاء کے وُضُو سے نمازِ فجر ادا کرتے اور تلاوتِ قرآن سے اس قدر شغف تھا کہ دن میں دو قرآنِ پاک ختم فرمالیتے، دورانِ سفر بھی قرآن پاک کی تِلاوت جاری رہتی۔ (1)

کم کھانے کی عادت

دیگر بُزرگانِ دِین اور اولیائے کاملین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی طرح آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی زیادہ سے زیادہ عبادتِ الٰہی بجَالانے کی خاطِر بہت ہی کم کھانا تناوُل فرماتے تاکہ کھانے کی کَثْرت کی وجہ سے سُستی، نیند یا غُنُودگی عبادت میں رُکاوٹ کا باعث نہ بنے، چنانچہ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ سات (7) روز بعد دو ڈھائی تولہ وزن کے برابر روٹی پانی میں بِھگو کر کھایا کرتے۔ (2)

---

1 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵، بتغیر

2 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵ بتغیر

لباس مُبارک اور سادگی

اللہ والوں کی شان ہے کہ وہ ظاہِری زیب و آرائش کے بجائے باطن کی صَفائی پر زور دیتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لباس مبارک میں بھی انتہا درجے کی سادگی نظر آتی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا لباس صرف دو چادروں پر مشتمل ہوتا اور اس میں بھی کئی کئی پیوند لگے ہوتے، گویا لباس سے بھی سُنَّتِ مُصْطَفٰے سے بے پناہ مَحبَّت کی جھلک دکھائی دیتی تھی نیز پیوند لگانے میں بھی اس قدر سادگی اختیار کرتے کہ جس رنگ کا کپڑا مُیَسَّر ہوتا اسی کو شرف بخش دیتے۔ (1)

پڑوسیوں سے حُسنِ سلوک

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی خبر گیری فرماتے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جَنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نَجات کی دعا فرماتے نیز اس کے اَہْلِ خانہ کو صَبْر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلّی دیا کرتے۔ آپ کے حِلْم و بُردباری جُود و سَخاوَت اور دیگر اَخلاقِ عالیہ سے مُتاثِّر ہو کر لوگ عُمدہ اخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر ہوئے اور آپ کے دستِ اَقدس پر تقریباً نَوّے (90) لاکھ غیر مُسلم مُشَرَّف بہ اِسلام ہوئے۔ (2)

عفو و بردباری

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی نرم دل اور مُتَحَمِّل مِزاج، سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے۔ اگر کبھی غصہ آتا تو صرف دینی غیرت وحمیّت کی بنیاد پر آتا، البتہ ذاتی طور پر اگر کوئی سخت بات کہہ بھی دیتا تو آپ

---

1 . . . مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵ ملخصاً

2 . . . معین الارواح، ص ۱۸۸ بتغیر

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ برہم نہ ہوتے بلکہ اس وقت بھی حُسْنِ اَخلاق اور خَنْدہ پیشانی کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے صَبْر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ آپ نے اس کی نازیبا باتیں سُنی ہی نہ ہوں۔[1]

خوفِ خدا

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر خَوفِ خُدا اس قدر غالب تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ خَشیَّتِ الٰہی سے کانپتے اور گریہ وزاری کرتے، خَلْقِ خُدا کو خَوفِ خُدا کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے: اے لوگو! اگر تم زیرِ خاک سوئے ہوئے لوگوں کا حال جان لو تو مارے خوف کے کھڑے کھڑے پگھل جاؤ۔[2]

قبر محبوب کے جلووں سے بسا دے مالک یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یا ربّ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پردہ پوشی

حضرت خواجہ قُطْب الدّین بَخْتِیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی اپنے پیرو مُرشد حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صِفات (خوبیاں) بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں کئی برس تک خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہا، لیکن کبھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبانِ اقدس سے کسی کا راز فاش ہوتے نہیں دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کسی مُسلمان کا بھید (راز) نہ کھولتے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی مسلمان بھائی کا بھید نہ کھولنا اور اس کی پردہ پوشی کرنا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت زیادہ محبوب عمل ہے۔ چنانچہ،

---

1 . . . حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات، ص۳۹، بتغیر
2 . . . معین الارواح، ص۱۸۵ ملخصاً
3 . . . حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات، ص۴۱ ملخصاً

مسلمان کی پردہ پوشی کا اجر

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا راز ظاہر کر دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رُسوا ہو جائے گا۔“ (سنن ابن ماجه، کتاب الحدود، باب الستر علی المومن، ۲۱۹/۳، حدیث: ۲۵۴۶)

عیب دنیا میں تُو نے چُھپائے حشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مِرا کُھل رہا ہے یاخُدا تجھ سے میری دعا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرشدِ کامل کے مزار مبارک کی تعظیم

ایک مرتبہ حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدِّین حَسَن سنجری چِشْتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے مُرِیدِین کی تَرْبِیَت فرما رہے تھے۔ دورانِ بیان جب جب آپ کی نظر دائیں طرف پڑتی تو باادَب کھڑے ہو جاتے۔ تمام مُرِیدِین یہ دیکھ کر حیران تھے کہ پیر و مُرشِد بار بار کیوں کھڑے ہو رہے ہیں، مگر کسی کو پوچھنے کی جُرأت نہ ہو سکی، الغرض جب سب لوگ وہاں سے چلے گئے، تو ایک منظورِ نظر مُرید عرض گزار ہوا: حضور! ہماری تَرْبِیَت کے دوران آپ نے بارہا قیام فرمایا، اس میں کیا حکمت تھی؟ حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدِّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: اس طرف پیر و مرشِد شَیخ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کا مزار مبارک ہے، جب بھی اس جانب رخ ہوتا تو میں تَعْظِیم کے لئے اُٹھ جاتا، پس میں اپنے پیر و مُرشِد کے روضَۂ مبارک کی تَعْظِیم میں قیام کرتا تھا۔[1]

ملفوظات

1 ... آدابِ مُرشدِ کامل، ص ۱۱۴ بتغیر

سُلطانُ الہند، خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بارگاہ میں عقیدت مندوں اور مُریدوں کا ہر وقت ہجوم رہتا، جن کی ظاہری و باطنی اِصلاح کے لیے ملفوظات کا سلسلہ جاری و ساری رہتا۔ زبانِ حق تَرجُمان سے جو الفاظ نکلتے، اسے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے خلیفۂ اَکبر و سجّادہ نشین حضرت خواجہ قُطْبُ الدِّین بَخۡتْیار کاکی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡکَافِی فوراً لکھ لیا کرتے۔ یوں حضرتِ بَخۡتْیار کاکی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡکَافِی نے اپنے پیرو مُرشِد کے ملفوظات پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی۔ آیئے! اِس گُلشنِ اَجمیری سے چند مدنی پھول سنتے ہیں۔

1. جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے، تو فرشتے گواہ رہتے ہیں اور صبح اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے عرض کرتے ہیں اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اسے بخش دے یہ باطہارت سویا تھا۔(1)
2. نماز ایک راز کی بات ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے، چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ اِنَّ الْمُصَلِّیۡ یُنَاجِیۡ رَبَّہٗ (2) یعنی نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کی بات کہتا ہے۔(3)
3. جو شخص جُھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنے گھر کو ویران کرتا ہے اور اس کے گھر سے خیر وبَرَکت اُٹھ جاتی ہے۔(4)
4. مصیبت زَدہ لوگوں کی فریاد سُننا اور ان کا ساتھ دینا، حاجت مندوں کی حَاجَت رَوائی کرنا، بُھوکوں کو کھانا کھلانا، اَسیروں کو قید سے چُھڑانا یہ باتیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی ہیں۔(5)
5. نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر اور بُرے لوگوں کی صحبت بدی کرنے سے بھی بدتَر ہے۔
6. بدبختی کی علامت یہ ہے کہ انسان گُناہ کرنے کے باوُجود بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں خود کو مقبول سمجھے۔
7. خُدا کا دوست وہ ہے جس میں یہ تین(3) خوبیاں ہوں: سَخَاوَت دریا جیسی، شَفْقَت آفتاب کی طرح

---

1 ... ہشت بہشت، ص۷۷

2 ... کنز العمال، کتاب الصلوٰۃ، ۱۷۹/۴، حدیث: ۱۹۶۷۰، الجزء الثانی

3 ... ہشت بہشت، ص۷۵

4 ... ہشت بہشت، ص۸۴

5 ... معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۲۴

اور تَوَاضُع زمین کی مانند۔[1]

فخر و غُرُور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا

یا ربّ! مجھے بنا دے پَیکر تُو عاجِزی کا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

کرامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب بندے اپنی تمام تر زندگی اس کے اَحْکام کی بجا آوری اور اُس کے ذِکْر میں بَسَر کرتے ہیں، دُنْیَوِی لذّتوں اور آسائشوں کو چھوڑ کر تبلیغِ قرآن وسنّت میں گزار دیتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بطورِ انعام، آخرت میں تو بلند و بالا دَرَجات اور بے شُمار نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہی ہے لیکن دنیا میں بھی ان کے مقام و مرتبے کو لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے کچھ خَصائص و کرامات عطا فرماتا ہے۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شُمار کرامات سے نواز رکھا تھا آیئے! ان میں سے چند کرامات سُنئے اور اپنے دلوں میں اولیائے کِرام کی مَحَبَّت کو مزید اُجاگر کیجئے!

﴿1﴾ مُردہ، زندہ کردیا

ایک بار اَجمیر شریف کے حاکم نے کسی شخص کو بے گناہ سُولی پر چَڑھا دیا اور اُس کی ماں کو کہلا بھیجا کہ اپنے بیٹے کی لاش لے جائے۔ دُکھیاری ماں غم سے نِڈھال ہو کر روتی ہوئی حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئی اور فریاد کرنے لگی: آہ! میرا سہارا چھن گیا، میرا گھر اُجڑ گیا، میرا ایک ہی بیٹا تھا، حاکِم نے اُسے بے قُصُور سُولی پر چڑھا دیا۔ یہ سن کر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه جلال

---

1 ... خوفناک جادوگر، ص ۲۵

میں آگئے اور فرمایا: مجھے اس کی لاش کے پاس لے چلو۔ جونہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لاش کے قریب پہنچے تو اشارہ کرکے فرمایا: اے مقتول! اگر حاکمِ وقت نے تجھے بے قُصور سُولی دی ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو۔ لاش میں فوراً حرکت پیدا ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔[1]

﴿2﴾ عذابِ قبر سے رِہائی

حضرتِ سَیِّدُنا بَخْتیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک مُرید کے جَنازے میں تشریف لے گئے، نمازِ جَنازہ پڑھا کر اپنے دستِ مُبارَک سے قَبْر میں اُتارا۔ تدفین کے بعد ایک ایک کرکے سب لوگ چلے گئے، مگر حُضور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قَبْر کے پاس تشریف فرما رہے۔ اچانک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غمگین ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زَبان پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جاری ہوا اور آپ مطمئن ہو گئے۔ میرے اِسْتِفْسَار پر فرمایا: اس کے پاس عذاب کے فرشتے آگئے تھے، جس کی وجہ سے میں پریشان ہو گیا، اتنے میں میرے مُرشِدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا خواجہ عثمان ہارَوَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی تشریف لائے اور فِرِشتوں سے کہا: یہ بندہ میرے مُرید مُعِیْنُ الدِّین کا مُرید ہے، اس کو چھوڑ دو۔ فِرِشتوں نے کہا: یہ بَہُت ہی گنہگار شخص تھا۔ یکایک غَیب سے آواز آئی: اے فِرِشتو! ہم نے عثمان ہارَونی کے صدقے مُعِیْنُ الدِّین چِشْتی کے مُرید کو بَخْش دیا۔[2]

﴿3﴾ چھاگل میں تالاب

حُضور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چند مُرید ایک بار اَجمیر شریف کے مشہور تالاب اَنا

---

1 ... خوفناک جادوگر، ص۱۶ بتغیر
2 ... خوفناک جادوگر، ص۸ بتغیر قلیل

سَاگر پر غسل کرنے گئے تو غیر مسلموں نے شور مچادیا کہ یہ مسلمان ہمارے تالاب کو "ناپاک" کر رہے ہیں۔ چُنانچِہ وہ حضرات لَوٹے اور سارا ماجرا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خادم کو چھاگل (پانی رکھنے کا مٹی کا برتن) دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس میں تالاب کا پانی بھر لاؤ۔ خادِم نے جونہی پانی بھرنے کے لئے چھاگل تالاب میں ڈالا تو اس کا سارا پانی چھاگل میں آگیا۔ لوگ پانی نہ ملنے پر بے قرار ہوگئے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ سراپا کرامت میں حاضِر ہو کر فریاد کرنے لگے، چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خادِم کو حکم دیا کہ جاؤ اور پانی واپَس تالاب میں اُنڈَیل دو۔ خادِم نے حکم کی تعمیل کی تو اَناسَاگر پھر پانی سے لبریز ہو گیا۔[1]

ہے تِری ذات عَجَب بَحْرِ حَقِیْقَت پیارے
کسی تَیرَاک نے پایا نہ کَنَارا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ خوفناک جادوگر کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ کرامت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "خوفناک جادوگر" سے لی گئی ہے۔ اس رسالے میں حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نہ صرف کئی کرامات کا ذکر ہے بلکہ اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی کرامات پر ذہن میں پیدا ہونے والے وَساوِس کی کاٹ بھی کی گئی ہے نیز آخر میں خواجہ صاحب کی مَنْقَبَت بھی موجود ہے۔ یہ رسالہ ہدیۃً حاصل کر کے خود بھی پڑھیں اور لنگرِ رسائل یعنی تحفۃً دوسروں کو پیش کریں۔

---

1 . . . خوفناک جادوگر، ص ۷

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(5) ہر رات طوافِ کعبہ

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی مُرید یا اَہْلِ مَحَبَّت اگر حج یا عُمرہ کی سَعادت پاتا اور طوافِ کعبہ کے لئے حاضر ہوتا تو دیکھتا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طوافِ کعبہ میں مشغول ہیں، اُدھر اَہْلِ خانہ اور دیگر احباب یہ سمجھتے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے حجرے میں موجود ہیں۔ بالآخر ایک دن یہ راز کُھل ہی گیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیتُ اللّٰہ شریف حاضر ہو کر ساری رات طوافِ کعبہ میں مشغول رہتے ہیں اور صبح اَجمیر شریف واپس آکر باجماعت نمازِ فَجْر ادا فرماتے ہیں۔ (1)

(6) انوکھا خزانہ

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آستانۂ مُبارکہ پر روزانہ اس قدر لنگر کا اہتمام ہوتا کہ شہر بھر سے غُربا و مَساکین آتے اور سیر ہو کر کھاتے۔ خادِم جب اَخْراجات کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں دست بستہ عرض کرتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُصلّے کا کَنارہ اُٹھا دیتے، جس کے نیچے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے خزانہ ہی خزانہ نظر آتا۔ چنانچہ خادِم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکم سے حَسْبِ ضرورت لے لیتا۔ (2)

وصالِ پُر ملال

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کی شب بعض بزرگوں نے خواب میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا: میرے دِین کا مُعِیْن حَسَن سَنْجَری آرہا ہے، میں اپنے مُعِیْنُ الدّین کے اِستِقبال کے لیے آیا ہوں۔ چنانچہ ۶ رجَبُ الْمُرَجَّب ۶۳۳ھ بمطابق 16 مارچ

1 ... اقتباس الانوار، ص ۳۷۳

2 ... اقتباس الانوار، ص ۳۷۶

1236ھ بروز پیر فجر کے وقت مُحِبِّین انتظار میں تھے کہ پیرو مُرشِد آکر نمازِ فجر پڑھائیں گے، مگر کافی دیر گزر جانے کے بعد جب خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کے حُجرے شریف کا دروازہ کھول کر دیکھا گیا تو غَم کا سَمَنْدر اُمنڈ آیا کیونکہ حضرت سَیِّدُنا خواجۂ خواجگان سُلطانُ الْہند مُعِیْنُ الدّین حَسَن سنجری چِشْتی اَجمیری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الْقَوِی وِصال فرما چکے تھے اور دیکھنے والوں نے یہ حیرت انگیز وروحانی منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی نورانی پیشانی پر یہ عبارت نقش تھی: حَبِیْبُ اللهِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللهِ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ مَحبَّتِ الٰہی میں وصال کر گیا)۔[1]

مزار شریف اور عرس مبارک

سُلطانُ الْہند خواجہ مُعِیْنُ الدّین حَسَن سنجری چِشْتی اَجمیری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الْقَوِی کا مَزارِ اَقدس ہِند کے مشہور شہر اجمیر شریف (صوبہ راجستھان شمالی ہند) میں ہے۔ جہاں ہر سال آپ کا عُرسِ مُبارک ۶ رَجَبُ الْمُرَجَّب کو نہایت تُزک واِحتِشَام کے ساتھ منایا جاتا ہے اور اسی تاریخ کی نسبت سے عُرس مُبارک کو ”چھٹی شریف“ بھی کہا جاتا ہے، اس عُرس میں ملک وبیرونِ ملک سے ہزاروں عاشقانِ رسول بڑے جوش وجذبے سے شرکت کرکے خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ سے اپنی عَقِیْدت کا اظہار کرتے ہیں۔

خواجہ کے صدقے صحت یابی

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسُنَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرت خواجہ (غریب نواز رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ) کے مزار سے بہت کچھ فُیُوض وبرکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والدِ ماجد رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کے شاگرد تھے، اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مُسلم جس کے سَر سے پیر تک پھوڑے تھے،

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۱ ملخصاً وغیرہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے کہ کس قَدْر تھے، ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لَوٹتا اور کہتا "کھواجہ اَگَن (یعنی اے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جَلَن) لگی ہے"۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔[1]

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زندگی کے بارے میں سُنا کہ کس طرح ایک وَلِیُّ اللہ کے ادب کی برکت سے آپ کے دل کی دنیا بدلی، آپ نے وِراثت میں ملنے والا باغ اور دیگر سامان راہِ خدا میں صدقہ کر دیا اور خود حُصولِ علمِ دِین کے لئے راہِ خدا کے مُسافر بن گئے، ظاہری عُلوم کی تکمیل کے بعد مُرشِدِ کامل کی جستجو میں خواجہ عثمان ہاروَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پہنچے اور بیس سال تک ان کی صحبت میں رہ کر وہ مقام حاصل کر لیا کہ جب بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو ہند کی ولایت عطا فرمائی، آپ کے کردار و عمل سے متاثر ہو کر لاکھوں غیر مُسلم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُبارک عادات میں سادگی، کم کھانا، پڑوسیوں سے حُسْنِ سلوک سے پیش آنا، عفو درگزر کرنا نیز مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بُزرگانِ دِین کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان سے خوب مَحبَّت و عقیدت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

1 ... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۸۴

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دِین کی شمعیں جلانے میں مصروف ہے۔ دنیا کے کم وبیش 192 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکاہے۔ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظَّم کرنے کے لئے تقریباً 95 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ ''مجلسِ مزاراتِ اولیاء'' بھی ہے، اس مجلس کے ذِمہ داران دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مختلف دینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکرونعت کا اِنْعِقاد ، مزارات سے مُلْحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالْخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا، جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنا نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ اور ملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنا وغیرہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ(12) مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَولیاءُ اللہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ وہ مدنی ماحول ہے جس نے بزرگانِ دِین کے طریقے پر چلتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا ذہن دیا اور نیکی کے کاموں میں ترقی کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرْجَمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُالعرفان / تفسیر صراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور شَجْرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے۔

نبیِّ مکرّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ، یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم...الخ، ۳/۴۱۰، حدیث:۵۰۲۷)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس شَخْص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔

(تاریخ ابن عساکر، ۳/۴۱، معجم کبیر، ۱۰/۱۹۸ حدیث:۱۰۴۵۰)

ایک اور حدیث پاک میں ہے: جس شَخْص نے قرآنِ مجید کی ایک آیت یا دِین کی کوئی سنّت سکھائی قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لئے بھی

نہیں ہو گا۔ (جمع الجوامع، ۷/ ۲۸۱، حدیث: ۲۲۴۵۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اَوْلیاءُ اللہ سے مَحَبَّت، ذِکر و دُرُود کی عادت ،نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذہن دیتا ہے۔ اس مدنی ماحول کی برکت سے بہت سے اسلامی بھائی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مُطابق زِندگی گُزارنے والے بن رہے ہیں۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

سنّتوں کی بہار

ایک اسلامی بھائی اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں میں ایامِ زیست (زندگی کے دن) برباد کر رہا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کا بہت شوقین تھا۔ اگر کبھی سفر پر جانا ہوتا تو ایسی بس میں بیٹھنا پسند کرتا جس میں فلمیں اور گانے باجے چلتے ہوں، میری زندگی میں سُنَّتوں کی بہار یوں نمودار ہوئی کہ ایک دن عشا کی نماز پڑھنے مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کے بعد ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے بڑے دلنشین انداز میں درسِ فیضانِ سُنَّت دینا شروع کیا، میں بھی قریب جا کر بیٹھ گیا اور بغور درس سُننے لگا، فیضانِ سُنَّت کے عام فہم الفاظ سُن کر اس قدر مُتاثر ہوا کہ باقاعدگی سے درسِ فیضانِ سُنَّت سُننا میرا معمول بن گیا۔ ربیعُ الاوّل کے مبارک مہینے میں اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے پر امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا **"مدنی مذاکرہ"** مدنی چینل پر دیکھنے و سُننے کا موقع ملا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علم و حکمت کے مدنی پھول سُن کر ایمان تازہ ہو گیا، قبر و حشر کی تیاری کی فکر ذہن میں گردش کرنے لگی، لہٰذا میں نے زندگی کی بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا مشکبار مدنی ماحول اپنا لیا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے تحت نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مشغول ہو گیا۔ تادمِ تحریر ذیلی سطح پر مدنی قافلہ ذِمّہ دار کی سَعادت ملی ہوئی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس کے چند مدنی پُھول سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ❀ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لے۔ (معجم الاوسط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کے لئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اُس کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۸) ❀ جو باوُجودِ قُدرَت زیب وزِیْنَت کا لِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامَت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸) ❀ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کشف الالتباس فی استحباب

---

1 … مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

اللباس، ص ٣٦) ❀(لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص ٤٣) ❀اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ❀دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زِیادہ سے زِیادہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔ (ردالمحتار، ٥٧٩/٩) ❀سُنّت یہ ہے کہ مَرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ٩٤/٦) ❀مَرد مَردانہ اور عَورَت زَنانہ ہی لِباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **''سُنّتیں اور آداب''** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جَذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَرْدگار
سُنّتوں کی تربیَت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتَّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [3]

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرُودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿6﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ . . . الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 . . . القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵